نص قرآنی کی توثیق کے بارے میں
آرتھر جیفری کے مؤقف کا ناقدانہ جائزہ

فرحت عزیز☆

آرتھر جیفری ایک آسٹریلوی نژاد امریکی مستشرق ہے۔ اس نے قرآن کریم کے دیگر مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کی مختلف قراء اتوں پر بھی قابل ذکر کام کیا ہے۔ جیفری کے علمی کاموں میں نمایاں ترین کام "Materials for the History of the Text of the Qur'an" ہے، جو ای. جے. برل نے لیڈن سے 1937ء میں جاری کیا۔ یہ ابو بکر عبداللہ بن اُبی داوٗد سلیمان السجستانی م 316ھ کی ''کتاب المصاحف'' کے ساتھ پیش کیا گیا۔ جس کو آرتھر جیفری نے مدون کیا۔ اس نے قرآن حکیم کی تدوین اور اس کی مختلف قرأت کے مضامین پر دو مزید مسوّدات بعنوان ''مقدمتان فی علوم القرآن'' بھی مدون کیے۔ ان میں سے ایک ''کتاب المبانی'' کا مقدمہ ہے۔ جس کے مصنف کا علم نہیں ہے اور دوسرا مقدمہ تفسیر'' الجامع المحرر'' کا ہے۔ نولڈیکے (Noldeke) اور اسکے شاگرد شوالی (Schwally) نے بھی انہی دو مقدموں کو اپنی تحقیقی نگارشات کی بنیاد بنایا۔ (۱)

جیفری نے علوم قرآنی سے متعلق دیگر متعدد مضامین بھی تحریر کیے، جو دِی مسلم ورلڈ

☆ لیکچرر، ایف سی کالج، لاہور

(The Muslim World) سمیت دیگر رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ اس نے قرآن کو مذہبی مسودہ قرار دیتے ہوئے "The Qur'an as Scripture" کتاب لکھی۔ جو 1952ء میں شائع ہوئی۔ جیفری نے اپنی کتاب "A Reader on Islam" میں اسلام کو ایک تحریک کا نام دیا ہے۔ یہ کتاب 1962ء میں شائع ہوئی۔ اس نے آنحضوعلیہ صلى الله کی ذات مبارکہ کو وجہ اعتراض بناتے ہوئے 1958ء میں "Islam Muhammad and His Religion" کتاب لکھی۔

قاہرہ میں امریکن ریسرچ سنٹر کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے، کولمبیا یونیورسٹی میں سامی زبانوں کے پروفیسر کے طور پر (Union Theological Seminery) میں بطور جز وقتی استاد جیفری نے بائیبل کی تعلیمات پر گرانقدر کام کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کے بارے میں بھی تحقیقی کام جاری رکھا۔(۲) چنانچہ اختلاف قراء ات قرآنیہ کے موضوع کے ساتھ ساتھ اس نے قرآن حکیم کے دیگر پہلوؤں مثلاً قرآن میں استعمال ہونے والے غیر عربی الفاظ (Foreign Vocabulary of the Qur'an) تدوین قرآن اور قرآن کے یہودی اور عیسائی ماخذ جیسے موضوعات پر بھی خامہ فرسائی کی۔ اس نے چند قرآنی سورتوں کے تراجم بھی کیے۔ اس کی کتاب "The Kor'an - Selected Suras" کے نام سے 1958ء میں شائع ہوئی۔ جیفری نے اس کتاب میں سورتوں کی ترتیب نو کو متعارف کروایا۔ تاکہ وہ بزعم خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوچ میں ارتقاء ثابت کر سکے۔ (۳)

دراصل جیفری مستشرقین کے اس طبقہ ثانی سے تعلق رکھتا ہے، جنہوں نے نوآبادیاتی دور کے بعد زبان وبیان کے اسرار و رموز اور لسانیاتی مباحث کو اپنا موضوع بنایا اور انہیں اپنے پیش رو مستشرقین کی طرح افریقہ اور ایشیاء کے مسلم علاقوں میں نوآبادیاتی آقاؤں کے مشیر بننے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اب دور جدید کے مستشرقین مثلاً برنارڈ لیوس (Bernard Lewis)

اور جان.او.وال (John. o. Voll) علاقائی اور اسلامی ثقافتی مطالعہ کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔(۴)

متن قرآن اور آرتھر جیفری

جیفری نے اپنی تمام عمر قرآن کے مطالعہ وتحقیق میں گزاری۔محض یہ ثابت کرنے کے لیے کہ قرآن آنخضورﷺ کی تصنیف ہے اور اس کے حرف آغاز سے حرف آخر تک اس پر محمدﷺ کی مہر جھلکتی ہے۔(۵) تاکہ قرآن کو خالصتاً انسانی کوشش ثابت کیا جا سکے۔ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا (The New Encyclopaedia of Britannica) کے مقالہ نگار کے مطابق بھی قرآن کے تصورات ونظریات ایک ارتقاء کے مرہون منت ہیں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے اقوال پر مشتمل ہیں ۔(۶)

جیفری، ایڈنبرا کے بیل (Bell of Edinbrugh) اور ییل کے ٹوری (Tory of Yale) کے آزادانہ مطالعہ وتحقیق کا بڑا مداح ومؤید ہے اور وہ ان دونوں کے انتقاد اعلیٰ (Higher Criticism) کے اصولوں کا قرآن پر اطلاق اور ان کے اس نتیجے پر پہنچنے پر بھی رطب اللسان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریری مواد جمع کرتے رہے اور اس کی چھان پھٹک کرتے رہے اور اِسے ایک کتابی شکل میں مرتب اور مکمل کرنے سے قبل ہی وفات پا گئے ۔(۷) اس کی ساری جدوجہد کا مقصد محض یہ تھا کہ قرآن کو انسانی تخلیق اور نتیجتاً اسلام کو انسانی مذہب ثابت کیا جا سکے۔ چنانچہ اختلاف قراءات کا ایک ذخیرہ جمع کرنا اسی مقصد کے حصول کی ایک بڑی کوشش ہے۔ جے. ڈی. پیرسن (J.D. Pearson) کے خیال میں محمدﷺ کی وفات کے وقت قرآن کی حالت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔(۸) انسائیکلو پیڈیا آف ریلجن اینڈ اتھکس (Encyclopaedia of Religion and Ethics) کے مقالہ نگار مارگولوتھ (Margoliouth) کے مطابق آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں قرآن کا کوئی مخصوص نسخہ نہیں چھوڑا تھا۔(۹)

اسی طرح کی آراء کا اظہار دیگر مستشرقین جان سٹان (John Stone)(١٠) ٹور آندرے (Tor Andrea) (١١) اور ہنری سٹب (Henry Stubbe) (١٢) نے بھی کیا ہے۔

جیفری دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار ہونے والے نسخہ قرآن کو نامکمل قرار دیتا ہے۔١٣ اس سلسلے میں اس نے سیوطی کی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں بیان ہونے والی حدیث کو بنیاد بنایا۔ اس حدیث کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ کچھ آیات ہمارے سرہانے تلے پڑی تھیں۔ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور یہ آیات لکھے جانے سے رہ گئیں۔ (١٤) جبکہ اتقان اور اس جیسی دیگر کتب کے اسلوب بیان اور طرز تحریر کو سمجھے بغیر کوئی رائے حتمی طور پر قائم کر لینا تحقیق کے اصولوں کے منافی ہو گا۔ ان کے مقابلہ میں کتب صحاح کی روایات کو ترجیح دی جائے گی۔ جبکہ بخاری کی روایت کے مطابق آنحضور ﷺ نے پورا قرآن دو چوبی دفتیوں کے درمیان یعنی (مجلد و مرتب) چھوڑا تھا۔ (١٥) اور اسی طرح مشہور صحابی سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اس جگہ کے قریب نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ جو مصحف رکھنے کی تھی۔(١٦) بخاری نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ آپؐ نے وفات کے آخری سال رمضان کے مہینہ میں لوگوں کو دو مرتبہ قرآن سنایا اور یہ بھی کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات قریب آ گئی ہے اور جبرائیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قرآن دو مرتبہ پڑھ کر سناؤں تاکہ اگر لوگوں سے کسی لفظ کے لکھنے یا سورتوں کی ترتیب میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس کی اصلاح کریں۔(١٧)

صحیح البخاری کی مندرجہ بالا روایات کے علاوہ کتب حدیث میں بہت سی ایسی اور روایات بھی پیش کی جا سکتی ہیں، جن کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں تمام حافظ اور غیر حافظ (قرآن کے جزوی حافظ) ایک مکمل اور مرتب قرآن سے بخوبی واقف تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ چند لوگ اس کے متن اور ترتیب سے واقف ہوں اور

عوام کو اس کی خبر نہ ہو۔

مشہور مستشرق ولیم میور (William Muir) اپنے تمام تر تعصب کے باوجود یہ تسلیم کرتا ہے کہ قرآن عہد نبویؐ میں محفوظ ہو چکا تھا۔

اس کے الفاظ میں :

''ہم اہل عرب کی اس مافوق الفطرت قوت حافظہ کے باوجود یہ تسلیم نہیں کرتے کہ محض اسی طاقت کے بل بوتے پر پورا قرآن محفوظ رہ گیا۔ بلکہ ہمارے سامنے ایسے شواہد ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر افراد نے اپنے پیغمبر کی زندگی ہی میں قرآن کی مکی و مدنی سورتیں لکھ لیں۔ جس کے مجموعہ میں پورا قرآن سمٹ آیا'' (۱۸)

چنانچہ جیفری نے اپنی علمی لگن اور تحقیقی کاوش کے تحت اسلامی ورثہ میں موجود مواد کو پرکھا اور اس کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مختلف قسم کی مبالغہ آرائیوں میں مبتلا رہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن کو ان کے نفسیاتی ارتقاء پر منحصر سمجھ کر من چاہے اور یک طرفہ نتائج کا استنباط کیا جب کہ مشہور مستشرق اسپرنگر نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں نے پیغمبرِ اسلام کے اقوال محفوظ کرنے کے لیے پانچ لاکھ لوگوں کے حالاتِ زندگی بھی محفوظ کر لیے ہیں۔(۱۹)

قرآن حکیم کو مطالعہ کا میدان بناتے ہوئے جیفری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ مسلمانوں کے نزدیک قرآن حکیم کا حقیقی مقام و مرتبہ کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے ''کہ عیسائیت بائبل کے بغیر زندہ رہ سکتی ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اسلام قرآن کے بغیر قطعی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔''(۲۰)

اس کے باوجود جیفری اپنے پیش رو مستشرق بیل (Bell) کی طرح اسلام اور اس کی مقدس کتاب قرآن حکیم سے اپنی نفرت پر پردہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ وہ جمع و تدوین

قرآن پر بحث کرتے ہوئے بیل کی پیروی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جمع و تدوین کو خالصتاً ان کی نجی کاوش قرار دیتا ہے۔(۲۱) انسائیکلوپیڈیا آف امریکانا (Encyclopaedia of Americana) میں مصحف صدیقی کو غیر یقینی قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ قرآن جمع ہونے سے پہلے ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا۔(۲۲) تاہم اس بیان سے قرآن کے لکھے جانے کا ثبوت واضح ہے۔ یہ بات نہایت ہی تعجب خیز ہے کہ جیفری ''مقدمتان'' اور ''کتاب المصاحف'' میں درج اختلاف قراء ات پر مبنی روایات کو من وعن قبول کر لیتا ہے۔ مگر انہی کتب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جمع و تدوین قرآن کی خدمات کے بارے میں روایات بغیر کوئی معقول وجہ بتائے رد کر دیتا ہے۔ حالانکہ کتب حدیث اور تاریخ کے ماخذوں میں ان کی سند نہایت قوی اور ان کا پایۂ استناد بہت مضبوط ہے۔(۲۳) حضرت ابو بکرؓ کے جمع کردہ قرآن پر پوری امت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے اور اس کو متواتر کا درجہ حاصل ہے۔ تاہم اکثر علماء کا خیال ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کریم کو سبعہ قراء ات کے مطابق مدون کیا۔ یعنی جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس اعتبار سے حضرت ابو بکرؓ کے جمع کردہ قرآن اور عہد رسالتؐ میں قرآن کے درمیان کامل یک رنگی و ہم آہنگی ہے اور دونوں میں سرے سے کوئی فرق نہیں ہے۔ (۲۴) جمع و مرتب کیا ہوا یہ نسخہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے پاس رہا۔ آپؓ کی وفات کے بعد یہ حضرت عمرؓ کے پاس رہا۔ اور حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد یہ نسخہ حضرت حفصہؓ کے پاس منتقل ہو گیا۔(۲۵)

تدوین مصحف عثمانیؓ

بیل (Bell) اور (Torry) کی پیروی میں جیفری بزعم خود ان کے انتقاد اعلیٰ کے اصولوں کا نصوص قرآن پر اطلاق کا دعویٰ کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی نامزد کمیٹی نے سرکاری نسخہ کے نام سے جو مواد جمع کیا، وہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درست طور پر منسوب ہے، تاہم کمیٹی نے ایک بہت بڑا مواد جو اس وقت کے اہم علمی مراکز

میں پائے جانے والے قرآنی نسخہ جات میں موجود تھا، کو نظر انداز کر دیا اور ایسا مواد قرآن میں شامل کر دیا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب کے حتمی شکل دینے کا موقعہ ملتا، تو وہ اس مواد کو شامل نہ کرتے۔ (۲۶) اس طرح حضرت عثمانؓ نے قرآن کو اپنی سیاسی مصلحت کے پیش نظر بدل دیا۔(۲۷) تاہم جیفری مصحف عثمانیؓ میں جس مواد کے شامل کیے جانے یا نہ کیے جانے کا خیال بڑی معصومیت سے کرتا ہے۔ اس کی کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکا۔

تدوین عثمانیؓ کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس دور میں بہت سے غیر عربی لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ جو عربی سے قطعی نابلد تھے۔ حذیفہ بن یمان نے آرمینیہ کی فتح کے دوران بہت زیادہ اختلاف قراء ات دیکھا۔ آپ عثمانؓ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اس سے پہلے کہ مسلمان یہودو نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں۔ اس اُمت کی خبر لیجیئے اور ان کو مصیبت سے بچائیں۔ (۲۸) اس موقع پر حضرت عثمانؓ نے باقاعدہ طور پر ایک سرکاری نسخہ قرآن تیار کرنے کا اعلان کیا اور حضرت حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دیں۔(۲۹) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا جمع و مدون کیا ہوا مصحف ہی مصحف عثمانیؓ کی بنیاد ہے۔

جیفری یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ مصحف عثمانی میں ''سبعہ احرف'' ختم کر دیئے گئے اور قرآن کے چھ حصوں کو ضائع کر دیا گیا۔(۳۰) حالانکہ قرآن حکیم مشترکہ عربی زبان اللغۃ العربیۃ المشترکۃ میں نازل ہوا۔ جو پورے جزیرہ نما عرب میں سمجھی جاتی تھی۔ جسے شاعر اور خطیب مؤثر ذریعہ ابلاغ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔(۳۱) اور اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآنی تعلیمات پر قریشی لہجہ کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ اسی لیے عرضہ آخیرہ کو مرتب کرتے ہوئے حضرت عثمانؓ کی نامزد کمیٹی کے ارکان نے قریشی لہجہ کو مدِ نظر رکھا۔ (۳۲) اور حضرت عثمانؓ نے وہی قرأت باقی رکھی جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت تھی (۳۳) اب قرآن کو سمجھنے کے لیے غیر عرب لوگوں کے لیے بھی آسانی ہے۔ ابن حزم کے نزدیک

حضرت عثمانؓ نے امت محمدیہ کو جس مصحف واحد پر جمع کیا، یہ وہی قرآن ہے۔ جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔(۳۴) شاہ ولی اللہ کے الفاظ میں حضرت عثمانؓ نے صحابہ کے مشورے اور اجماع کے بعد نسخہ قرآن مرتب کیا۔ اس سے یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ یہ کاروائی حضرت عثمانؓ کا ذاتی کام نہ تھا، بلکہ صحابہ کرامؓ ان کے ساتھ شامل تھے۔(۳۵) مصحف عثمانیؓ کی تیاری میں حضرت زیدؓ بن ثابت کا نام عثمانؓ کی نامزد کمیٹی کے ارکان میں نمایاں معلوم ہوتا ہے۔ زیدؓ کے نسخہ کو آنجنابؐ نے آخری عرضہ کے طور پر سُنا۔ (۳۶) اور آپؓ کو ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن جمع کرنے کا حکم دیا۔ تدوین عثمانیؓ کے دوران باقی تمام مصاحف کو منسوخ کر دیا گیا۔ (۳۷) اور تاریخ میں اس تیار ہونے والے نسخہ کو ''المصحف الامام'' کے نام سے یاد رکھا گیا ہے۔ (۳۸) مصحف عثمانیؓ کے بارے میں حضرت علیؓ کا قول ہے کہ عثمانؓ کے لیے بھلائی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ اگر میں عثمانؓ کی جگہ ہوتا تو میں بھی مصاحف کے بارے میں حضرت عثمانؓ کی طرح کرتا۔(۳۹) اگر مصحف عثمانیؓ نامکمل ہوتا، تو حضرت علیؓ صحیح قرآن کو رائج کروا سکتے تھے یا مروان کے دور تک مصحف حفصہؓ کی مزید کاپیاں تیار کرائی جا سکتی تھیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ کے مابین کسی بات پر اجماع ہو جائے تو یہ دلیل قطعی کی حیثیت رکھتا ہے۔ (۴۰)

ولیم میور نے مصحف عثمانیؓ کی تدوین کے جواز کو تسلیم کیا ہے کہ آذربائیجان کی لڑائی میں لوگوں کے مابین اختلاف قراءات دیکھنے میں آیا۔ اس وقت زید بن ثابتؓ نے قرآن کی جس طرح نظرثانی کی وہ نہ صرف حرفاً حرفاً درست ہے۔ بلکہ اس کے جمع کرنے کے لیے جو اتفاقات یکجا ہوئے، ان کی رو سے بھی یہ نسخہ صحیح ہے۔ نہ اس میں کوئی آیت اوجھل ہو سکی اور نہ از خود کسی آیت کو قلم انداز کیا گیا۔ (۴۱)

مصحف عثمانیؓ کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے کی غرض سے اختلاف قرأت کی روایات کو کمزور تسلیم کرنے کے باوجود جیفری مصحف عثمانیؓ کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں لیت

ولعل سے کام لیتا ہے۔ (۴۲)

مصحف عثمانیؓ کے تیار شدہ نسخوں کی نقول کو مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، کوفہ اور مدینہ بھیجا گیا۔ (۴۳)مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفر کے دوران غرناطہ، مراکش اور دیگر دوسرے شہروں میں یہ نسخے دیکھے۔ (۴۴)

بنیادی اور ثانوی مصاحف

جیفری نے Materials میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی طور پر جمع کیے ہوئے نسخہ جات کو مصحف عثمانیؓ کے مقابل قرار دیا ہے۔ اس نے ان نسخہ جات میں سے 15 کو بنیادی قرار دیتے ہوئے صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ کی جانب منسوب کیا ہے اور 13 نسخہ جات کو ثانوی قرار دیتے ہوئے تابعین کی طرف منسوب کیا ہے۔ جیفری نے صحابہؓ وصحابیاتؓ میں سے عبداللہؓ بن مسعود، ابیؓ بن کعب، علیؓ بن ابی طالب، عبداللہؓ بن عباس، ابو موسیٰ الاشعریؓ، حفصہؓ، انسؓ بن مالک، عمرؓ بن الخطاب، زیدؓ بن ثابت، عبداللہؓ بن زبیر، ابن عمرؓ، عائشہؓ، سالمؓ، ام سلمہؓ اور عبیدؓ بن عمیر کی طرف بنیادی نسخہ جات کو منسوب کیا ہے۔ جبکہ ثانوی نسخہ جات کو ابوالاسود، علقمہ، حطان، سعید بن جبیر، طلحہ، عکرمہ، مجاہد، عطاء بن ابی رباح، ربیع بن خثیم، الاعمش، جعفر صادق، صالح بن کیسان اور الحارث بن صویب کی جانب منسوب کیا ہے۔(۴۵) یہاں یہ حقیقت یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین میں سے جس کے نام بھی جیفری نے کوئی نسخہ منسوب کیا، ان میں سے کسی کے پاس بھی وہ نسخہ تحریری شکل میں موجود نہ تھا۔ تاہم صحابہؓ میں سے کوئی بھی اپنے نسخہ کو مقابل قرآن قرار دینے کا دعویدار نہ تھا۔ جیفری نے Materials میں تقریباً 6000 ایسے مقامات کی نشاندہی کی، جو کہ مصحف عثمان سے مختلف تھے۔ اور 28 اصحاب کو مقابل قرآن کا حامل بنا دیا۔ قطع نظر اس کے کہ اختلاف کرنے والے کو مصحف عثمانیؓ کے نافذ و رائج ہونے کے بعد اپنی قراءات پر اصرار رہا یا اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔(۴۶)

متذکرہ بالا طبقہ اولیٰ میں سے بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنیادی مصاحف کا موجود ہونا کتاب المصاحف اور دیگر ماخذوں میں نقل کیا گیا ہے۔ ابن ابی داؤد کے مطابق حضرت ابو بکرؓ پہلے خلیفہ ہیں، جنہیں قرآن کریم کی تدوین کا شرف حاصل ہوا۔ ابن ابی داؤد نے ان دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ جن کو جیفری ''مقابل نسخہ جات'' کے حامل بنا کر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ ابن ابی داؤد نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان دس اصحاب کے پاس تحریری شکل میں الگ الگ قرآن کے نسخے تھے۔ ابن ابی داؤد ان حضرات کی جانب منسوب مختلف قراء ات کو مصحف کے عنوان سے بیان کرتا ہے۔ اور وہ جمع القرآن کا پیرایہ ان حضرات کے لیے بھی استعمال کرتا ہے جنہوں نے قرآن کریم یاد کر رکھا ہو۔ اس نے لفظ مصحف کو حرف یا قرأت کے معنوں میں استعمال کیا ہے تاکہ اس کی بیان کردہ مختلف قراء توں کا کسی باقاعدہ تحریری نسخہ سے ماخوذ ہونے کا گمان نہ ہو۔(۴۷)

جیفری کا یہ کہنا کسی غلط فہمی کی بناء پر ہے کہ صحابہ کرامؓ سے منسوب مصاحف مصحف عثمانیؓ کے مخالف ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ میں سے بیشتر تدوین عثمانیؓ میں شامل تھے۔ (۴۸)

اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ جیفری نے غیر تصحیح شدہ نسخہ جات سے جن اختلافی قراء اتوں کو نقل کیا ہے۔ ان سب کی اسناد غیر مصدقہ ہیں۔ وہ ایسی محکم ومتواتر اسناد کے ساتھ کوئی قابل ذکر اختلافی قراء ات بھی نہ لا سکا۔ جس کی سند محکم ومتواتر ہو۔ جس محکم ومتواتر اسناد کے ذریعے ہم تک مصحف عثمانیؓ پہنچا ہے۔ جیفری ابن مجاہد م 324ھ کا بڑا ناقد ہے۔ کیونکہ اس نے قرآن کریم کی سات قراء اتیں ترتیب دیں۔ (۴۹) اور جو اس رائے کا حامی تھا کہ جائز اور درست طرق یہی ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعد کے ماہرین قرأت میں سے بعض نے تلاوت قرآن حکیم کے تین مزید اور بعض نے سات مزید طریقے متعارف کرائے، جو ابن مجاہد کی سات قراء أتوں پر اضافہ تھے۔ قراء ات قرآنیہ کے یہ تمام طرق

مصحف عثمانیؓ کی املاء کی بنیاد پر استوار کیے گئے۔ اور اس ضمن میں قراء کی دلچسپی کا مرکز ومحور صرف یہ تھا کہ تلاوت قرآن کے وقت رسم الخط اور وقف کے سوالات کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔(۵۰)

جیفری مصحف عثمانیؓ کی شاذ کتابت کی منفرد خصوصیات پر بحث کرتے ہوئے انہیں ایسی غلطیاں قرار دیتا ہے جو کہ مصحف عثمانیؓ میں اب تک موجود ہیں۔ وہ الدانی م 442ھ کو ہدف تنقید بناتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی کتاب ''المقنع'' جو کہ کاتبین قرآن کے لیے کتابت کے بارے میں ہدایات پر مبنی ہے، میں الفاظ قرآنی کو اسی طرح لکھنے پر زور دیتا ہے، جس طرح کہ وہ مصحف عثمانی میں پہلے سے لکھے چلے آرہے تھے۔ اس سوال کی تفصیل میں جائے بغیر کہ مصحف عثمانیؓ کی ترتیب توقیفی (اللہ کی طرف سے ہے یا نہیں) اس امر کا تذکرہ نہایت ضروری ہے کہ مصحف عثمانی کی صحت پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہے۔ اس امر کی نشاندہی بھی ضروری ہے کہ مصحف عثمانیؓ کی شاذ کتابت اکثر جگہوں پر غیر قریشی لہجوں پر مبنی ہے۔

مصحف عثمانیؓ کے بارے میں جملہ اعتراضات جنہیں جیفری اور دیگر مستشرقین کتابت کی غلطیاں قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں نے گزشتہ صدیوں کے سفر میں محض اس لیے بحال رکھے کہ املاء کی درستگی کی بناء پر کہیں تحریف کا دروازہ نہ کھل جائے۔(۵۱)

خلاصہ بحث

۱۔ اگر موجودہ قراء ات یا آپؐ کی قراء ات کے مابین ذرہ بھر بھی اختلاف ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ قرآن کی تلاوت جاری رہتی۔

۲۔ اسلامی ورثہ میں متواتر روایات کے مقابلے میں ہر ''خبر احاد'' جو ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچیں، کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

۳۔ سرکاری نسخہ جس کو تاریخ نے ''المصحف الامام'' کے نام سے یاد رکھا ہے۔ اس کی متعدد نقول اسلامی ریاست کے دیگر شہروں کو بھیجی گئیں اور اس مصحف کو نہ صرف

کاتبین وحی بلکہ تمام صحابہ کرامؓ جن کے پاس قرآن کامل یا اس کا کچھ حصہ موجود تھا۔انہوں نے اپنے حفظ قرآن کی بناء پر اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرار دیتے ہوئے اس کی تائید کی۔

۴۔ مصحف عثمانیؓ کی صحت پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہے۔

۵۔ اختلاف قراءات قرآنیہ کے ابتدائی ماخذ جن پر جیفری کا اعتماد رہا مثلاً ابن ابی داؤد م 316ھ ابن الانباری م 328ھ اور ابن الاشتہ م 360 ھ ان تمام بزرگوں نے اختلافی قراءات چوتھی صدی ہجری میں نقل کیں ان کے رواۃ متصل ہیں اور نہ ان کی سند قابل اعتماد ہے۔

۶۔ حضرت ابو بکرؓ کا جمع و مرتب کیا ہوا نسخہ ہی مصحف عثمانیؓ کی اساس و بنیاد ہے۔

۷۔ قرآن حکیم اور اس کی مختلف قراءاتوں کو موضوعِ سُخن بناتے ہوئے جیفری اپنے دعوے کی صداقت کے باوجود انتقاد اعلیٰ (Higher Criticism) کے اصولوں کی پابندی نہیں کرسکا۔ اس نے پروفیسر برجسٹراسر جو کہ میونخ میں قرآن محل کا بانی تھا۔ اور اس کے جانشین ڈاکٹر اوٹو پریکشل کے ساتھ اشتراک عمل کے باوجود قرآن حکیم کی جمع و تدوین اور دنیا کے مختلف حصوں سے جمع کیے گئے قرآن حکیم کے نسخوں کے متون میں اختلاف کے بارے میں قرآن محل (Archive) کے نتائج تحقیق کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ یہ نتائج قرآن حکیم کے بارے میں اس کے مقاصد سے ہم آہنگ نہ تھے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران اتحادی فوجوں کی بم باری سے سارا قرآن محل جل کر خاکستر ہو گیا اور پریکشل بھی اسی بمباری میں ہلاک ہو گیا۔ تاہم خوش قسمتی سے اس کی وفات سے قبل 1933ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کو پریکشل سے بالمشافہ گفتگو کا ایک موقع میسر آ گیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پریکشل فرانس میں واقع مختلف لائبریریوں سے قرآن حکیم کے مختلف نسخہ جات کی فوٹو کاپیاں

حاصل کر رہا تھا۔ (۵۲) ڈاکٹر حمید اللہ کا بیان ہے کہ پریکشل نے انہیں بتایا کہ ''ہمارے ادارے نے دنیا کے مختلف حصوں سے قرآن حکیم کے مختلف 42 ہزار نسخہ جات کی فوٹو کاپیاں جمع کیں اور ان کا باہمی موازنہ کیا'' ڈاکٹر حمید اللہ مزید بتاتے ہیں کہ'' پچھلے چودہ سو سالوں کے دوران مطبوعہ وغیر مطبوعہ قرآن کریم کے 42 ہزار نسخہ جات کو انہوں نے اس لیے جمع کیا تا کہ وہ متن قرآن کے تضادات کو سامنے لاسکیں۔ تمام دستیاب نسخہ جات کو جمع کر کے ان کا آپس میں موازنہ کر کے اس ادارے نے جو ابتدائی رپورٹ شائع کی، اس کے مطابق ان 42 ہزار نسخوں میں کتابت کی غلطیاں تو موجود ہیں۔ مگر متن میں کسی قسم کے تضاد کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔'' (۵۳)

سفارشات

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جیفری اور دیگر مستشرقین جو الہامی کتب میں قرآن حکیم کے غیر محرّف اور غیر مبدّل ہونے کی حقیقت کو جھٹلانے کے مشن کی تکمیل میں بڑی یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ سرگردان ہیں، انہیں اور ان جیسے مستشرقین کو یہ مشورہ دیا جائے کہ وہ قرآن کے متن پر اپنے انتقاد اعلیٰ کے اصولوں کا غیر جانبداری سے اطلاق کریں اور اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ وہ قرآن حکیم کے اس دعوے کی صداقت کا عملی مشاہدہ ضرور کریں کہ ''اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے نازل کیا گیا ہوتا۔ تو وہ اس قرآن میں بے شمار اختلافات پاتے۔'' (۵۴) اور یہ کہ'' بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس (قرآن) کی (تحریف وتبدیلی) سے حفاظت کریں گے'' (۵۵)

حوالہ جات

1۔ جیفری، آرتھر، مقدمتان فی علوم القرآن وھما مقدمہ کتاب المبانی و مقدمہ ابن عطیہ، مکتبہ الخانجی 1375ھ۔ 1954م، ص 2، 3

(For Detail see): M.A. Chaudhary, "Orientalism on Varient Readings of the Qur'an- The Case of Arthur Jeffery"

American Journal of Islamic & Social Sciences. 1995, P. 170 to 171.

2۔ (For detail see): Journal of Biblical Studies, 1960, Vol 79, Edition-I, P-89

3۔ Jeffery, Arthur, The Kur'an Selected Sur'as, The Heritage Press New York, 1958, P. 20.

Jeffery, Arthur, The Foreign Vocabulary of the Qur'an, Oriental Institute Board, 1938, P-104.

4۔ Abdul Rehman Momin, The Islamic Fundamentalism, Hamdard Islamicus, 1987, Edition 4, Vol, 10, P, 35-40

5۔ Jeffery, Arthur, The Qura'an as Scripture, New York, 1952, P-1.

6 The New Encyclopaedia of Britannica, Chicago, 10th Edition, 1920 - 1903, Vol 9, P- 869.

Jeffery, Arthur, Materials for the History of the Text of the Qur'an, E.J Brill Leiden, 1937, P- 5. -7

- Bell, Richard, Introduction to the Qur'an, University Press Edinbrugh, First Edition 1953, P- 38.

- Burton, John' The Collection of the Qur'an, Cambridge University Press, London' New York, First Published 1977. P- 232

J.D. Pearson, The Encyclopaedia of Islam, E.J. Brill, 1986, Vol V,P - 404. -8

Margoliouth, Encyclopaedia of Religion and Ethics, Edinbrugh, New York, Edition-4, 1956, Vol X,P- 542. -9

John Stone, Delacy, Muhammad and His Power T&T Clark 1901, P- 104 -10

Tor Andrea, Muhammad the man of His Faith, Translated by Theophil Menzel George Allen and Unwin Ltd. 1936. P- 131 -11

Dr, Henry Stubbe, An Account of the Rise and Progressed of Mohametanism with the Life of Mohamet, LUZACO 1911, P-74. -12

Jeffery, Materials,' P- 5-6. -13

-14 السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبہ المعارف الریاض، الطبعۃ الأولی 1418ھ 1996م، ج 1، ص 163۔

15- البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل الجعفی، <u>الجامع الصحیح البخاری</u>، دارالرشاد الحدیثہ 1981م/ 1401ھ ج 3، ص 106

16- القیشری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، <u>الجامع الصحیح</u>، دارالمعرفۃ بیرون۔ب۔ت ج 1، ص 59۔

17- البخاری، <u>الجامع الصحیح</u>، دار بن کثیر دمشق الطبعۃ الرابعۃ 1410ھ / 1990م، ج4/ ص 1911

18- Muir, William, <u>The Life of Mohammad</u> London 1956. P-2 to 5.

19- بحوالہ شبلی نعمانی، <u>سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم</u>، اعظم گڑھ، الفیصل ناشران و تاجران لاہور، 1991، ج 1، ص 40 تا 41۔

20- Jeffery: <u>The Qur'an as Scripture,</u> P-1.

21- Jeffery: <u>Materials</u> P-6,

22- <u>Encyclopaeida of Americana</u> (The Kor'an), Denbury, New York, N.D Vol X, P 494.

23 M.A. Chaudhary, "Orientalism", P-180.

24- صبحی صالح، <u>مباحث فی علوم القرآن</u>، دارالعلم للملائین الطبعۃ الثالثۃ 1964، ص 79۔

25- البخاری، <u>الجامع الصحیح</u>، ج 4، ص 1907۔

26- Jeffery, <u>The Qur'an as Scripture,</u> P, 93-97.

27- Jeffery, <u>Materials</u>, P-5.

28- عیسیٰ بن سورۃ، الجامع الصحیح، دار عمران بیروت۔ب۔ت ، ج2، ص 137 و بخاری، الجامع الصحیح، 1908,4

29- البخاری، الجامع الصحیح، ج 4، ص1908

30- Jeffery, Materials, P-5.

31- الوافی، عبدالواحد، فقہ اللغۃ، البیان العربی۔ب ت، ج،ص108۔

32- البخاری، الجامع الصحیح، 1908/4۔

33- ابن حزم، الأندلسی، ابومحمد علی بن محمد، الملل والنحل، مطبعۃ الأدبیۃ مصر 320ھ ص569 تا599۔

34- ابن حزم، المحلی ، ب ۔ ت، ج1، ص13۔

35- دہلوی، شاہ ولی اللہ، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ب۔ت ، الطبعۃ الأولیٰ، 1400ھ۔1982م۔

36- البخاری، الجامع الصحیح، 1907/4۔

37- زرکشی، بدرالدین، محمد بن عبداللہ، البرھان فی علوم القرآن، دارالفکر بیروت، الطبعۃ الأولیٰ 1408ھ۔1988م ، ج1، ص297۔

38- M.A. Chaudhary, "Orientalism" P-179.

39- ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ای۔جے ۔برل لائیڈن۔ 1937 . ص23۔

40- الغزالی، ابی حامد، المستصفی فی علم الأصول، ادارہ القرآن العلوم الاسلامیۃ کراتشی، 1407ھ/ 1987م، ج 1/ص 16۔

41- Muir, The Life of Mohammed, P- xxiii.

42- - Jeffery, Materials, P- viii.
- M.A. Chaudhary, "Orientalism" P- 171.

43- السمہودی، احمد نورالدین، علی ابن احمد، وفاء الوفاء باخبار المصطفیٰ، دارالنفائس الریاض 1417ھ، ج2، ص 670

44- صبحی صالح، مباحث، ص126، 127۔

45- Jeffery, Materials, P- 115.

46- M.A. Chaudhary, "Orientalism", P- 171.

47- Ibid , P- 182

48- لبیب السعید، الجمع الصوتی الاول للقرآن او المصحف المرتل، دارالمعارف بیروت۔ ب۔ت، ص32

49- Jeffery, Materials, P- I.

50- M.A. Chaudhary, "Orientalism" P. 172.

51- Ibid , P- 173.

52- Ibid, P- 181.
- ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور ص 15، اسلام آباد پاکستان، ۱۴۰۱ھ 1985م
- مجلّہ السیرۃ، سیرۃ محمدؐ کا پیغام (مودودی) مجلس اشاعت سیرت، دسمبر 1998، ص29

53- ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص15-16۔

54- سورۃ النساء 4/ آ 82

55- سورۃ الحجر 15/ آ 9